

# آراضی ہند کی شرعی حیثیت

## عہد مغلیہ کے علماء کی نظر میں

(۱)

جناب ظفر الاسلام صاحب شعبہ تاریخ، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

شرعی نقطہ نظر سے ہندستان کی آراضی کی نوعیت کا تعین ایک اہم موضوع ہے جس پر مختلف دور میں اظہار خیال ہوتا رہا ہے۔ عہد وسطیٰ کے ہندستان میں متعدد علماء کی تحریری صلاحیتیں اس مسئلہ کی وضاحت میں صرف ہوئیں اور دور جدید میں بھی ہندستانی علماء کی فقہی مباحث میں اسے مقبولیت حاصل رہی ہے۔ لیکن دونوں دور کی بحثوں میں ایک نمایاں فرق یہ نظر آتا ہے کہ عہد وسطیٰ میں اس موضوع پر اظہار خیال کا خاص مقصد زمین کی ملکیت کے مسئلہ کو واضح کرنا تھا اور عہد جدید میں علماء کا مطمح نظر مسلمانوں کے لئے عشر یا خراج کی واجبیت پر روشنی ڈالنا ہوتا ہے۔ مغل دور میں جن علماء نے آراضی ہند کی شرعی حیثیت کو اپنی تالیفات کا موضوع بنایا ہے ان میں قابل ذکر اکبر کے ہم عصر شیخ جلال الدین تھانویری — اور اورنگ زیب عالمگیر کے ہم عصر قاضی محمد اعلیٰ تھانوی ہیں۔ اول الذکر

کے خیالات رسالہ در بیع اراضی<sup>۱</sup> اور مؤخر الذکر کے رسالہ احکام الاراضی<sup>۲</sup> میں محفوظ نہیں۔ ان رسائل کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ نہ صرف اپنے مؤلف کے افکار پر روشنی ڈالتے ہیں بلکہ مؤلف کے ہم عصر دیگر علماء کے نقطہ نظر سے ہمیں واقف کرتے ہیں۔ پہلے شیخ جلال الدین کے خیالات کا جائزہ لیا جائے گا اس کے بعد قاضی محمد اعلیٰ تھانوی کے افکار زیر بحث آئیں گے اور اس ضمن میں دونوں کے خیالات و نتائج کا تقابلی مطالعہ بھی دیکھی سے خالی نہ ہوگا۔

<sup>۱</sup> یہ رسالہ عربی زبان میں ہے، اس کا ایک مخطوطہ مولانا آزاد لائبریری (شیفٹہ کلکشن، فقہ عربیہ ۲۴/۲۶) مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ میں محفوظ ہے۔ اس کے دوسرے قلمی نسخے مکتبہ دارالعلوم، بہارنپور اور مخزنہ مفتی الہی بخش میں موجود ہیں۔ سب سے پہلے اس کا ایک لیتھوگراف ایڈیشن "تحقیق اراضی ہند" کے نام سے مطبع احمدی مراد آباد سے ۱۳۰۳ھ میں شائع ہوا تھا۔ یہ ایڈیشن اب نایاب ہے لیکن اس کی ایک نقل دارالمصنفین اعظم گڑھ میں موجود ہے۔ اسی ایڈیشن کی بنیاد پر اس رسالہ کا دوسرا متن سید سعید اشرف ندوی کے اردو ترجمہ کے ساتھ "تحقیق اراضی ہند" کے نام سے دائرہ معین المعارف، کراچی سے ۱۹۶۳ء میں شائع ہوا ہے لیکن متن میں بے شمار غلطیاں ہیں۔ یہ بات قابل غور ہے کہ مولانا آزاد لائبریری کے نسخہ کے علاوہ دیگر مطبوعہ و غیر مطبوعہ نسخے "تحقیق اراضی ہند" یا "تحقیق اراضی ہند" کے نام سے ملتے ہیں۔ مؤرخین و فہرست نگاروں نے عام طور سے اسی نام کا ذکر کیا ہے۔ خاکسار نے اس رسالہ کا ایک انتقادی متن تیار کیا ہے جو انشاء اللہ عنقریب شائع ہو جائے گا۔

<sup>۲</sup> اس رسالہ اور اس کے مصنف کی بابت تفصیلات مصنف کے خیالات پر بحث کرتے ہوئے اس مضمون کی دوسری قسط میں دی جائیں گی۔

شیخ جلال الدین تھانیسری چشتی سلسلہ کی صابری شاخ کے مشہور بزرگ ہیں۔ متعدد تاریخی کتب اور علماء و صوفیاء کے تذکروں میں ان کے حالات ملتے ہیں۔ اکثر تذکرہ نگاروں کی روایت کے مطابق ان کے آباء واجداد بلخ کے رہنے والے تھے اور بعض کے نزدیک

۱۔ ملاحظہ کیجئے عبد القادر بدایونی، منتخب التواریخ، کلکتہ، ۱۸۶۹ء، جلد سوم، ص ۳۰-۳۱، ابوالفضل اکبر نامہ، کلکتہ، ۱۸۸۶ء، جلد سوم، ص ۳۳۱-۳۳۲، نظام الدین احمد چشتی، طبقات اکبری، کلکتہ، ۱۹۳۱ء، جلد دوم، ص ۴۳، احمد یادگار، تاریخ شاہی، کلکتہ، ۱۹۳۹ء، ص ۳۵۵-۳۵۶، معتمد خاں، اقبال نامہ جہانگیری، لکھنؤ، ۱۲۸۶ھ، ص ۳۳۵۔

۲۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، اخبار الاخبار، دہلی، ۱۲۸۳ھ، ص ۲۴۳، امین احمد رازی، ہفت اقلیم، کلکتہ، ۱۹۶۳ء، جلد دوم، ص ۴۶۲، محمد ہاشم، زبدۃ المقامات، لکھنؤ، ۱۳۰۲ھ، ص ۱۰۳-۱۰۴، محمد غوثی شطاری، گلزار ابرار، مخطوطہ (مولانا آزاد لائبریری) حبیب گنج کلکشن، ص ۲۲ ورق ۲۷۳ ب، محمد صادق ہمدانی، طبقات شاہجہانی، مخطوطہ (مولانا آزاد لائبریری) حبیب گنج، ص ۲۲ ورق ۱۹۴، داراشکوہ، سفینۃ الاولیاء، لکھنؤ، ۱۸۷۳ء،

ص ۱۰۲-۱۰۳، الہ دیا، سیر الاقطاب، لکھنؤ، ۱۹۱۳ء، ص ۲۱۸-۲۲۰، عبدالرحمن چشتی، مرآۃ الاسرار، مخطوطہ (مولانا آزاد لائبریری)، عبدالسلام، ص ۹۳۴/۹، ورق ۳۳۴ الف-ب، وجیہ الدین اشرف، بحر زخار، مخطوطہ، ورق ۳۲۷-۳۲۸، رحمن علی خاں، تذکرہ علماء ہند، لکھنؤ، ۱۹۱۴ء، ص ۴۰-۴۱، سید عبدالحق نزہتہ الخواطر، حیدرآباد، ۱۹۵۳ء، الجزر الرابع، ص ۷۲۔

۳۔ شیخ عبدالحق محدث (اخبار الاخبار، محولہ بالا) نے ان کی اصل کابل بتائی۔

ان کا سلسلہ نسب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ ان کی تاریخ پیدائش کہیں مذکور نہیں۔ البتہ ان کی تاریخ وفات عام طور پر ۳۳۰ھ (۱۵۱۹ء) (۱۷ جنوری ۱۵۱۹ء) درج کی گئی ہے۔ شیخ جلال الدین علمی اشہر کا مقوفی اور تصوف میں استغراق کے لیے مشہور تھے۔ مروجہ تعلیم سے فراغت کے بعد وہ درس و تدریس، افتار اور تصنیف و تالیف کے مشاغل میں مصروف ہوئے اور ایک عرصہ تک یہ سلسلہ جاری رہا لیکن شیخ عبدالقدوس گنگوہی (۱۴۵۳-۱۵۲۳) کے حلقہ ارادت میں شامل ہونے کے بعد جب بیشتر اوقات عبادت و ریاضت میں بسر ہونے لگے تو لازماً ان مشاغل میں توجہ کم ہو گئی۔ تصوف کی راہ میں بھی اس درجہ مہارت حاصل کی کہ شیخ عبدالقدوس کے خلیفہ اعظم کے مقام سے سرفراز ہوئے۔ شیخ جلال الدین کی گونا گوں شخصیت کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ ارباب حکومت سے بھی ان کی راہ و رسم قائم رہی۔ کم از کم دو بار وہ "مدد معاش" کے بعض مسائل کے حل کے لئے شاہی دربار میں حاضر ہوئے تھے۔ خود اکبر کی ان سے تھانیسریں دو ملاقاتیں

۱۔ سیرالقطاب، محولہ بالا، ص ۲۱۸، بحر زخار، محولہ بالا، ورق ۳۲۷، محمد اکرم، اقتباس الانوار، مخطوطہ (علی گڑھ) ورق ۲۳۱ الف۔

۲۔ شیخ عبدالقدوس کے خطوط کے مجموعہ مکتوبات قدوسیہ میں ان کے بیشتر خطوط شیخ جلال الدین کے نام ملتے ہیں۔ ان کے مطالعہ سے دونوں کے درمیان گہرے تعلقات کا اندازہ ہوتا ہے۔

۳۔ پہلی بار اپنے مرشد کی ہدایت پر ان کے فرزند شیخ احمد کے ساتھ ہمایوں کے دربار میں جانے کا اتفاق ہوا تھا (مکتوبات قدوسیہ دہلی، ۱۳۰۴ھ، مکتوب ۷۲، ص ۳۳۹) دوسری بار اکبر کے عہد میں ۳۶۹ھ

(۱۵۶۱-۱۵۶۲) میں تھانیسر کے مدد معاش والوں کی سفارش کے لئے خود اپنے طور پر دربار میں حاضر ہوئے تھے۔ (عبدالقادر بدایونی، محولہ بالا، جلد سوم، ص ۱۰۷) مورخ کے بیانات سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ بادشاہ سے ملاقات ہوئی تھی کہ نہیں اور یہ کہ اس سفر کا نتیجہ کیا رہا۔

تاریخی ماخذ سے ثابت ہیں۔ پہلی بار اپنے عہد کی ابتدا میں بیرم خاں کی اتالیقی کے دوران جب ۱۵۵۶ء میں ہیمو کے خلاف فوجی مہم پر جاتے ہوئے رخصت ہوتے وقت دونوں نے دشمن کے خلاف فتح و کامرانی کے لئے شیخ سے دعا کرنے اور اپنی حمایت ظاہر کرنے کی درخواست کی۔<sup>۱</sup>

دوسری بار ۱۵۸۱ء میں اپنے بھائی مرزا محمد حکیم کی بغاوت کچلنے کے لئے پنجاب جاتے ہوئے تھانیر میں قیام کے دوران اکبر نے ابوالفضل کی معیت میں شیخ سے شرفِ ملاقات حاصل کیا اور توحید کے مسئلے پر ان سے گفتگو بھی کی۔ شیخ نے بعض اشعار کے ذریعہ اس مسئلہ کی وضاحت پیش کی۔<sup>۲</sup> جہاں تک شیخ جلال الدین کی تالیفات کا تعلق ہے، رسالہ دربیع آراضی کے علاوہ دو اور رسالے "ارشاد الطالبین" اور "تفسیر سورۃ والتین" ان سے منسوب کیے جاتے ہیں۔ تذکرہ نگاروں نے عام طور پر صرف ارشاد الطالبین کا ذکر کیا ہے۔ اس کی خاص وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان کے نزدیک شیخ جلال الدین کی زندگی کا سب سے نمایاں پہلو

۱۔ احمد، یادگار، تاریخ شاہی، محولہ بالا، ۳۵۵-۳۵۶۔

۲۔ ابوالفضل، اکبر نامہ، جلد سوم، ۳۳۱-۳۳۲، محمد خاں، اقبال نامہ جہانگیری، محولہ بالا، ۳۲۵۔

۳۔ اس رسالہ کا ایک نقلی نسخہ مولانا آزاد لائبریری، سلیمان کلکشن نمبر ۱۱) میں محفوظ ہے۔ یہ رسالہ

تصوف کے مسائل سے متعلق ہے۔ بعض تذکرہ نویسوں (محمد اختر دہلوی، تذکرہ اولیاء ہند،

ص ۶۱-۶۲) نے اسے ان کے خطوط کا مجموعہ بتایا ہے جو صحیح نہیں ہے۔ ان کے خطوط کے مجموعے کا

ذکر ملتا ہے لیکن اس کے کسی خاص نام کی صراحت نہیں کی گئی ہے۔ سید عبدالحی (نزہتہ الخواطر،

جزر رابع، ص ۱۱) نے ان کے ایک اور رسالہ ارشاد اللطائف کا ذکر کیا ہے لیکن اس کے بارے میں

کوئی تذکرہ کہیں اور نہیں ملتا۔

۴۔ ملاحظہ کیجئے، بیچہ کا مرتب کردہ انڈیا آفس لائبریری کا کٹیلاگ (نمبر ۱۹۲۴) اور اسٹودی

پرشین لٹریچر، جلد اول، حصہ اول، ص ۱۱۱

تصوف اور اس کی تعلیمات سے ان کا گہرا تعلق تھا۔ اسی لئے انھوں نے صرف ارشاد الطاہر لیبین کے ذکر پر اکتفا کیا جو تصوف کے مسائل کی تشریح پر مشتمل ایک رسالہ ہے۔

رسالہ دربیح آراضی جو اس مضمون کے موضوع کا اعتبار سے سب سے اہم ہے کب تحریر کیا گیا اس کی صراحت کہیں نہیں ملتی البتہ اس کی تالیف کا جو پس منظر بیان کیا گیا ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مدد معاش کی آراضی میں بادشاہ کے تصرفاتی اقدام کے بعد لکھا گیا ہوگا۔ بہر حال یہ تو مسلم ہے کہ اس کی تالیف اس دور سے پہلے عمل میں آئی ہوگی جب شیخ تصوف کی دنیا میں داخل ہو کر تدریس اور تصنیف جیسے مشاغل سے کنارہ کش ہو چکے تھے۔ معاصر مورخ عبدالقادر بدایونی نے ۱۵۴۳ء میں تمھانیس میں شیخ سے ملاقات کی بعد ان کو مجسم تودہ نوب سے تعبیر کیا ہے۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عزت نشینی اور ریاضت کا دور اس سے کچھ پہلے ہی شروع ہو چکا تھا۔ اس لئے اغلب یہی ہے کہ یہ رسالہ ۱۵۶۲ء اور ۱۵۴۲ء کے درمیان کسی وقت لکھا گیا ہوگا۔ شیخ جلال الدین نے یہ رسالہ مدد معاش کی زمینوں پر ان لوگوں کی ملکیت ثابت کرنے کے لئے تحریر کیا تھا جن کو بادشاہ کی جانب سے یہ عطا ہوتی تھیں لیکن شیخ نے درحقیقت آراضی ہند کی شرعی حیثیت

۱۔ اس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

۲۔ مذہبی لوگوں اور ارباب علم و فضل کو ان کی خدمات کے صلہ میں یا عام مستحقین کو ان کے سہارے کے طور پر زمین کی صورت میں عطیہ دینا مسلم حکمرانوں کی عام روش رہی ہے۔ عہد سلطنت میں اس طرح کے عطایا کو "انعامات و املاک" اور مغل دور میں "مدد معاش یا سپور غاں" سے تعبیر کیا جاتا تھا (مذیاب الدین برنی، تاریخ فیروز شاہی، کلکتہ، ۱۸۶۲ء، ص ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵

پر مفصل بحث کی روشنی میں اس امر کو ثابت کرنے کی کوشش ہے۔ یہ رسالہ اس موضوع پر بھی مؤلف کے خیالات کی مکمل وضاحت پیش کرتا ہے۔ مؤلف کی یہ بحث اس لحاظ سے کافی اہم ہے کہ اس میں فقہی استدلال کے ساتھ ساتھ تاریخی واقعات اور معاصر حالات سے بھی نتائج اخذ کیے گئے ہیں۔

آراضی ہند کی شرعی حیثیت سے متعلق شیخ جلال الدین کی پوری بحث کا محور یہاں کی آراضی کو غیر مملوکہ کے زمرہ میں شامل کر کے بیت المال کی ملک قرار دیتا ہے اس مفروضہ کو ثابت کرنے کے لئے شیخ جلال الدین نے استدلال کے مختلف پیرایے اختیار کیے ہیں۔ سب سے پہلے وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہندستان تقریباً چار سو سال قبل فتح ہوا اور ہمیں یہ علم نہیں کہ اس وقت کون سے علاقے آباد تھے اور کون سے غیر آباد خاص کر اس صورت حال میں کہ زمین کے اصل قابضین میں سے کچھ تو نیست و نابود ہو گئے اور جو باقی بچے وہ مسلمانوں کی فاتحانہ قوت اور غالبیت کو دیکھ کر یا قحط و دباہ کی شدت محسوس کر کے اپنے اصل علاقوں سے دوسری جگہوں پر منتقل ہو گئے اور وہاں سکونت اختیار کر لی۔ اس طرح ان کی زمینیں مہمل و متروک ہو گئیں۔ شیخ جلال الدین کی نظر میں ان زمینوں کی نوعیت غیر مملوکہ کی سی ہوئی اس لئے کہ ان کے اصل مالک کا کچھ پتہ نہیں ہے۔ اس صورت حال کو دوسرے انداز

۱۔ اس سے مراد غالباً معز الدین محمد بن سام (شہاب الدین محمد غوری) کی فتوحات ہیں جو ۱۱۷۵ء اور ۱۱۹۲ء کے درمیان ظاہر ہوئیں، تفصیل کے لئے منہاج السراج، طبقات ناصری، کابل ایڈیشن، جلد اول، ۳۹۵-۴۰۰ء

۲۔ رسالہ دربیح آراضی، مخطوطہ مولانا آزاد لائبریری، شیفتہ کلکشن، فقہ عربیہ، ۲۳۴ ورق ۲ الف، شیخ جلال الدین نے اس صورت حال کا کوئی تاریخی ثبوت نہیں پیش کیا ہے۔ محض "عام روایت" اور "خبر مشہور" پر انحصار کیا ہے۔

۳۔ رسالہ دربیح آراضی، ورق ۲ ب۔

میں پیش کرتے ہوئے شیخ جلال الدین نے "خبر مشہور" کی بنیاد پر یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ مفتوحہ علاقوں کی آراضی نہ تو غانمیں میں تقسیم کی گئی اور نہ شرعی اصول کے مطابق سابق مالکین کی ملکیت برقرار رکھی گئی۔ اس کلیہ سے وہ محض کچھ آراضی کو مستثنیٰ کرتے ہیں جن کا ذکر بعد میں آئے گا انہوں نے غانمیں کے درمیان آراضی کی تقسیم نہ کیے جانے کا ثبوت پیش نہیں کیا ہے۔ لیکن خراج کے عوض سابق مالکین کی ملکیت کی بحالی کے خلاف قرآنی شواہد سے استدلال کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ اول تو اس امر کا وقوع کسی ذریعہ سے یقینی طور پر ثابت نہیں ہے۔ دوسرے فتح جن حالات میں انجام پاتی رہی ان میں ان کی ملکیت کو باقی رکھنے کے واقعہ کا پیش آنا ناممکن نظر آتا ہے۔ ہندستان کے کفار نے کفر میں اپنی شدت کی وجہ سے مسلم فاتحین کے تئیں انقیاد از قبول جزیہ کا پہلو بہت کم اختیار کیا بلکہ مقابلہ کرنا اور برسہا برس زیادہ پسند کیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ برپا ہوئی جس میں کچھ مقتول ہوئے اور کچھ قیدی بنائے گئے باقی شکست کھا کر ادھر ادھر فرار

۱۔ یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ حنفی مسلک کے مطابق ان علاقوں میں جہاں فتح بزور حاصل ہو امام کو یہ اختیار حاصل ہے کہ چاہے تو وہاں کی زمینوں کو فاتح فوج میں تقسیم کر دے، اس صورت میں وہ زمین عشری ہوگی یا مناسب سمجھے تو سابق مالکین کے قبضہ میں چھوڑ دے اور ان پر خراج عائد کرے۔ اس صورت میں وہ زمین خراجی ہوگی اور ان کی ملک قرار پائے گی۔ امام شافعی کے نزدیک دوسری صورت اختیار کرنا جائز نہیں ہے اور اگر کسی نے ایسا کیا تب بھی سابق مالکین کی ملکیت ان زمینوں پر ثابت نہیں ہو سکتی۔ تفصیل کے لئے دیکھئے امام ابو یوسف کتاب الخراج، مطبعہ امیریہ، قاہرہ، ۱۳۰۲ھ ص ۳۵، ۳۶، محمد بن ادریس الشافعی،

کتاب الام، قاہرہ، ۱۳۲۲ھ، الجزء الرابع، ص ۱۱، ابو الحسن الماوردی،

الاحکام السلطانیہ، قاہرہ، ۱۹۰۹ء، ص ۱۲۲، برہان الدین علی المرغینانی، الہدایہ، لکھنؤ،

۱۸۷۰ء، المجلد الثانی، ص ۵۴۳-۵۴۵۔



ہو گئے اور اپنی زمینوں و جائیدادوں کو بھی تیاگ دے گئے۔ ایسی حالت میں شیخ جلال الدین کے خیال میں سابقین مالکین کی بحالی کا سوال کہاں پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر بعد میں کچھ لوگ آئے اور امام یا سلطان کی اجازت کے بغیر وہاں سکونت اختیار کی اور زمینوں پر قبضہ جمایا تو یہ شرعاً "تقدیر" اس اجنبی ہمالکھا السابق کی صورت نہیں بن سکتی اور نہ ان قابضین کو زمین کا مالک قرار دیا جاسکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ شیخ جلال الدین اس صورت حال کو ہندستان کے تمام مفتوحہ علاقوں پر منطبق نہیں کر سکتے تھے ان کے ذہن میں کچھ مستثنیات بھی تھیں جس کی صراحت بھی انہوں نے ایک جگہ کی ہے۔ ان صورتوں میں وہ اپنے نقطہ نظر کو اس طرح ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ بعض علاقوں میں فتح کے بعد وہاں کی زمینیں شرعی اصول کے مطابق سابق مالکین کے قبضہ میں چھوڑ دی گئی تھیں اس کا کوئی قطعی ثبوت فراہم نہیں کر بعد میں جو لوگ ان زمینوں پر قابض رہے یا موجودہ قابضین دراصل انہیں کے ورثہ میں سے ہیں جن پر ابتداً یہ زمینیں بحال کی گئی تھیں بلکہ اس امکان سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بعد میں بعض طاقتور عناصر مقامی حکام کی کمزوری کی حالت میں اصل قابضین یا ان کے ورثہ کو بے دخل کر کے ان کی زمینوں پر زبردستی قابض ہو گئے ہوں۔ اس امکانی صورت کے ثبوت میں شیخ جلال الدین نے اپنے علاقہ (تھانیس) میں بسنے والے لوگوں چوہان، تومر، بوندیارہ و برہمن کی مثال پیش کی ہے جو

۱۔ رسالہ در بیع آراضی ورق ۲ ب، ۳ الف، ۶ ب۔ ۷ الف۔

۲۔ حوالہ سابق، ورق ۲ ب۔

۳۔ حوالہ سابق، ورق ۲ ب۔ ۳ الف، ۱۰ الف۔

۴۔ حوالہ سابق، ورق ۱۰ الف۔ ۱۳ ب، ۱۴ الف۔

زنگر طبقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ یہ بات عام طور پر مشہور ہے کہ یہاں آس پاس کے علاقوں میں پہلے بوندیارو برہمن۔ ہتے۔ تھے لیکن چوہان و نومر ذات کے لوگوں نے بعد میں ان پر غلبہ حاصل کر لیا اور ان کے قرابت سے انہیں بھاگنے پر مجبور کر کے خود ان کی زمینوں پر قابض ہو گئے۔ شیخ جلال الدین کی رائے میں یہ متاخر قابضین یا ان کے ورثاء ان زمینوں کے اصل مالک نہیں قرار دیے جاسکتے۔

اس طرح مختلف انداز میں شیخ جلال الدین نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہندستان کی اکثر آراضی (خواد فتح کے بعد سابق مالکین پر بحال کی گئی یا نہ کی گئی) غیر مملوکہ ہے جو لازماً بیت المال کی ملکیت میں داخل ہو جاتی ہے۔ اس نکتہ پر مزید زور دینے کے لئے انہوں نے مفتوحہ آراضی کے ساتھ سلوک کی بابت علماء کے اختلاف رائے کا بھی سہارا لیا ہے۔ وہ اپنے سابق استدلال کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ ذکر کرتے ہیں کہ اگر اس دعویٰ

۱۰ شیخ جلال الدین نے ”رنجر“ کا لفظ استعمال کیا ہے جو اصلاً زنگر کا معرب ہے۔ معاصر مورخ ابوالفضل نے (آئین اکبری، جلد دوم، ۱۳۷-۷۵) نے زنگر لوگوں کو پرگنہ تھانگیر (سرکار سرہند) اور پرگنہ کرنال (سرکار دہلی) کے زمیندار طبقہ میں شمار کیا ہے۔ جدید مصنفین میں جے۔ مالکام (سیموارس آف سنٹرل انڈیا، لندن، ۱۸۳۲ء جلد دوم، ۱۹۱) اور ایچ، ایچ، ولسن (گلاسگو آف جوڈیشیل اینڈریونیوٹرمس، دہلی، ۱۹۶۸ء ص ۳۳۸) نے انھیں ہندو راجپوت کی حیثیت سے ذکر کیا ہے اور ایٹنسن (پنجاب کاسٹس، لاہور، ۱۹۱۶ء، ص ۱۳۹) اور کروک (ڈرائیس اینڈ کاسٹس آف نارٹھ ویسٹرن فرانسیر، دہلی، ۱۹۷۵ء، جلد چہارم، ص ۲۲۷-۲۲۸) نے انہیں نو مسلم راجپوت بتایا ہے، شیخ جلال الدین کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ انہیں ہندو ہی شمار کرتے ہیں۔

۱۱ رسالہ درسیح آراضی، ورق ۱۰ الف ب۔

کو صحیح مان لیا جائے کہ فتح کے بعد مسلم حکمرانوں نے یہاں کی زمینوں پر سابق مالکین کا قبضہ برقرار رکھا اور یہ بھی قبول کر لیا جائے کہ موجودہ قابضین ان مالکین کے حقیقی ورثہ میں سے ہیں تب بھی اس مسئلہ میں جو کہ مختلف فیہ ہے امام شافعی کے قول پر عمل کرنا زیادہ مناسب اور مصلحت کے مطابق ہوگا۔ اس مسئلہ میں امام شافعی کے مسلک کی وضاحت اس سے پہلے کی جا چکی ہے کہ ان کے نزدیک مفتوحہ علاقہ کی آراضی پر سابق مالکین (کفار) کا قبضہ بحال کرنا جائز نہیں ہے اور ایسا کرنے سے اس آراضی پر ان کی ملکیت نہیں قائم ہو سکتی۔ شیخ جلال الدین نے یہاں کی آراضی کی حیثیت متعین کرنے میں امام شافعی کے مسلک کی اتباع کے متعدد فوائد ذکر کیے ہیں مثلاً: کفار (قابضین) کی ملکیت کا عدم قرار پانا، محض کاشتکار کی حیثیت سے زمینوں ان کا متعلق رہنا، مسلمان بالخصوص غائبین کا کھیتی باڑی کی زحمت سے محفوظ رہنا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان زمینوں پر سلطان کے اختیارات کا وسیع ہونا۔ ان فوائد کے پیش نظر شیخ جلال الدین کے نزدیک مستحسن یہی ہے کہ بادشاہ وقت امام شافعی کے مسلک کو ترجیح دیتے ہوئے یہاں کی آراضی کو فلی بیت المال

۱۔ رسالہ در بیع آراضی، ورق ۳ رب، ۶ ب، ۷ ب۔

۲۔ شیخ جلال الدین نے یہاں اس بات پر زور دیا ہے کہ ہندستان کے کفار زیادہ تر کفر و شرک پر اصرار، حق کی مخالفت، اسلام و مسلمانوں کے طعن و تشنیع وغیرہ جیسے حرکات و سکنات میں ملوث ہیں جو یقیناً اہل ذمہ کے اوصاف کے خلاف ہیں اس لئے ان کے حق میں آراضی کی ملکیت کا فیصلہ کرنا یا باقی رکھنا صحیح نہ ہوگا اس لئے کہ ملکیت عزت و وقار کا سبب بنتی ہے اور وہ اس کے مستحق نہیں ہیں بلکہ اس کے برعکس کے سزاوار ہیں (رسالہ در بیع آراضی، ورق ۶ ب۔ ۷ الف) ہندوؤں کی بابت معاصر مؤرخین کے بیانات اور ان کے تئیں سلاطین و ملوک کے عام برتاؤ سے جو تاثر پیدا ہوتا ہے اس کی روشنی میں شیخ جلال الدین کا یہ بیان کچھ مبالغہ آمیز نظر آتا ہے۔

قرار دے اور عام مسلمانوں کے مفاد میں ان پر اپنے اختیارات کو استعمال کرے۔

بہا یہ مسئلہ کہ کیا موجودہ حکمران کو امام شافعی کے قول کی روشنی میں سابق سلطان یا سلاطین کے فیصلہ جعفری مسلک کے مطابق مفتوحہ آراضی پر خراج کے عوض سابق مالکین کی ملکیت برقرار رکھنا) پر نظر ثانی کا اختیار ہے۔ شیخ جلال الدین نے متعدد فقہی مآخذ کے حوالے اور مختلف فقہاء کے اقوال کی مدد سے یہ واضح کیا ہے کہ قاضی کے مثل امام یا سلطان کو بھی یہ اختیار حاصل ہے کہ مختلف فیہ مسائل میں عام مصلحت کی رعایت سے کسی ایک فقیہ کی رائے کو منتخب کرے اور اسی کے مطابق اپنا فیصلہ نافذ کرے۔ خاص زیر بحث مسئلہ میں بادشاہ کے اس اختیار کو ثابت کرنے کیلئے شیخ جلال الدین نے چند عمیر علماء کے فتوؤں کا حوالہ دیا ہے ان میں سے ایک جو شیخ طیب بدہ سے منسوب کیا گیا ہے یہاں بطور نمونہ

۱۰ رسالہ در بیح اراضی ورق ۶ ب - ۷ الف -

۱۱ شیخ جلال الدین کے فقہی مآخذ میں قابل ذکر یہ ہیں: مختصر القدوری، الہدایہ، کنز الدقائق، شرح الطحاوی، المبسوط، المحيط وغیرہ۔

۱۲ رسالہ در بیح آراضی، ورق ۳ ب ۲ الف - ۷ ب - یہاں یہ ذکر بچھی سے خالی نہ ہوگا کہ شیخ جلال الدین کے معاصر بادشاہ اکبر کے عہد میں شیخ مبارک کی تحریک پر چند علماء کے دستخط سے جو محضر جاری کیا گیا تھا اس کے چار پانچ نکات میں ایک یہ بھی تھا کہ اگر ان مسائل میں جن میں فقہاء مجتہدین کے مابین اختلاف ہے بادشاہ اپنی صوابدید کے مطابق عوام کی بہبود و عام مصلحت کی رعایت سے کسی ایک فقیہ کی رائے کو منتخب کر کے اسی کے مطابق حکم صادر کرے تو یہ متفق علیہ ہوگا اور جملہ عوام پر اس کی پیروی لازم ہوگی۔ ملاحظہ کیجئے بدایونی، منتخب التواریخ، جلد دوم، ۲۴۲-۲۴۳

۱۳ شیخ طیب کے حالات کے لئے دیکھئے۔ بدایونی، محولہ ہالا، جلد اول، ۴۰۶-۴۰۷،

گلزار ابرار، ورق ۳۷۸، تذکرہ علمائے ہند، ۳۱ -

نقل کیا جاتا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں:

(استفتاء) ”چہ می فرمایند علماء دیندار و مفتیان شرع شعار  
کثرہم اللہ تعالیٰ اندر آنچہ امام من لہ الولاية العامة الکاملہ  
بعض ارض خراجیہ را بعد تقریر امام سابق علی اہلہا بمصلحتہ  
رأہا انتزاع من اہلہا می کنند و مستحقان را می دہد من حیث  
الشرع الشریف امام مذکور را انتزاع ارض موصوفہ عن  
اہلہا ازین جہت کہ مسئلہ تقریر ارض موصوفہ بعد فتح دار الحرب  
قہراً و غلبتہ مجتہد فیہا است جائز باشد یا نہ و ارض موصوفہ  
بعد اعطای در ملک معطی مہم در آید یا نہ جواب فرمایند  
(فتویٰ) ”انتزاع جائز باشد و در ملک معطی مہم در آید“  
کتبہ طیب بدہ۔

اس طرح شیخ جلال الدین نے مختلف فیہ مسائل میں امام یا سلطان کے اختیار پر عام فقہاء  
کے اقوال اور مذکورہ خاص مسئلہ میں ہمعصر علماء کی رایوں کی بنیاد پر یہ باور کرانا چاہا  
ہے کہ بادشاہ وقت کو آراضی ہند کی بابت پیش رو سلاطین و ملوک کے فیصلوں کو کا عدم  
قرار دینے اور شافی مسلک کے مطابق ان کی نوعیت متعین کرنے کا نہ صرف اختیار  
حاصل ہے بلکہ اس اختیار کا استعمال کرتے ہوئے وہ جو حکم صادر کرے گا وہ نافذ العمل

۱۔ رسالہ در بیع آراضی، ورق ۸ الف۔ ب۔ شیخ جلال الدین نے شیخ طیب کے علاوہ اپنے  
چچا قاضی محمد تھانیسری اور ایک دوسرے ہمعصر بزرگ و عالم شیخ اللہ داد جو نمپوری کے فتویٰ کا حوالہ  
دیا ہے۔ ان علماء کے حالات کے لئے ملاحظہ کیجئے اخبار الاخبار، ۱۸، گلزار ابرار، ورق ۸۹، نرسہ نظر  
الجزیر الرابع، ۳۳، تذکرہ علماء ہند، ۲۵، حقائق اخصیہ، ۳۶۳-۳۶۵۔

بھی ہوگا۔ شیخ جلال الدین کے خیال میں بادشاہ کے اس اقدام کے نتیجے میں ان زمینوں کا بھی مالک بیت المال ہو جائے گا جن کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ فتح کے بعد سابق مالکین پر بحال کر دی گئی تھیں، یہ زمینیں بدستور خراجی باقی رہیں گی اور موجودہ قابضین کی حیثیت محض کاشتکار کی رہ جائے گی۔ شیخ کی رائے کے مطابق اب سلطان کو اختیار ہوگا کہ مسلمانوں میں سے جن کو مستحق سمجھے ان میں سے عطا کرے اور اگر یہ عطیہ زمین ملک کے طور پر ہو تو اس پر معطلی نہ کرے۔ مالک کے حقوق حاصل ہوں گے۔ اس کے علاوہ شیخ جلال الدین نے کچھ ایسی زمینوں کے وجود کو بھی تسلیم کیا ہے جو اولین فتح کے بعد سلطان کی جانب سے بعض غائبین یا مسلم مستحقین کو عطا کی گئی تھیں اور وہ زیر کاشت لائی گئیں۔ یہ زمینیں شیخ کی نظر میں قطعی طور پر عشری اور ان لوگوں کی ملک ہیں جنہیں عطا ہوئی تھیں۔ اسی ذرہ میں شیخ نے ان علاقوں کی آراضی کو بھی شامل کیا ہے جنہیں بعض مسلم فاتحین نے سلطان کی اجازت سے فتح کیا تھا اور وہ سلطان کی جانب سے انہیں بخش دیے گئے تھے لیکن ان تینوں قسم کی آراضی یا بالفاظ دیگر عشری زمینیں شیخ جلال الدین کے اپنے انداز سے کے مطابق بہت ہی کم ہیں جنہیں اول الذکر نوعیت کی آراضی کی بہ نسبت کچھ زیادہ اہمیت نہیں دی جاسکتی۔

۱۔ رسالہ دربیج آراضی، ورق ۶ ب، ۸ الف۔

۲۔ حوالہ سابق، ورق ۱۰ اب۔ ۱۱ الف۔

۳۔ خود معاصر تاریخوں اور سرکاری ریکارڈوں و دستاویزات میں عشری زمینوں کے حوالے بہت کم ملتے ہیں، البتہ خراجی زمینوں کا ذکر بار بار آتا ہے۔ اس موضوع پر تفصیل کے لئے دیکھئے اشتیاق حسین

قریشی، ایڈمنسٹریشن آف دہلی سلطنت دہلی، ۱۹۶۱ء، ص ۱۰۱-۱۰۲، ۱۱۳، ۱۱۴،

۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴

مذکورہ بالا تفصیلات کی روشنی میں یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ شیخ جلال الدین ہندستان کی آراضی کے بیشتر حصہ کو غیر مملوکہ کے زمرہ میں شامل کر کے بیت المال کی مالک قرار دیتے ہیں اور بعض صورتوں میں جہاں وہ قابضین کی ملکیت بظاہر تسلیم کرتے ہیں مشورۃً یہ خیال پیش کرتے ہیں کہ انھیں بیت المال کے تصرف میں واپس لینا مصلحت کے عین مطابق اور مسلمانوں کے عام مفاد میں ہوگا۔ شیخ جلال الدین کی نظر میں اس کا سب سے بڑا عملی فائدہ یہ تھا کہ سلطان یا امام ان پر اپنے اختیارات کو استعمال کر کے مسلمانوں میں سے مستحقین کو عطا یا دے سکتا تھا جس پر معطلی کی ملکیت باسانی ثابت ہو سکتی تھی۔

شیخ جلال الدین کے ان خیالات کی اہمیت صحیح معنوں میں اس وقت ہوگی جب ان کا مطالعہ مدد معاش کی زمینوں کی بابت ان کے مستحقین اور حکومت کے نقطہ نظر میں اختلاف کے پس منظر میں کیا جائے جو اکبری عہد سے پہلے ہی رونما ہو چکا تھا لیکن اس کے دور میں شدت اختیار کر گیا تھا۔ مغل بادشاہوں بالخصوص اکبری کی پالیسی کے مطابق مدد معاش کی زمینیں پانے والوں کو محض ان کے خراج سے انتفاع کا حق حاصل ہوتا تھا وہ ان میں مالکانہ حقوق استعمال کرنے کے مختار نہ تھے کسی معطلی کی وفات کے بعد بادشاہ کی اجازت کے بغیر یہ زمینیں اس کے ورثہ کو منتقل نہ ہو سکتی تھیں۔ دوسری جانب بادشاہ اپنے آپ کو ان عطا یا ئے آراضی کی تجدید یا بازیابی، توسیع یا تحدید اور ان میں دیگر تصرفات کا مجاز تصور کرتا تھا۔ اور اسی اصول کے تحت بادشاہ ان میں تصرف کرتا رہتا تھا جس کی

---

۱۔ آئین اکبری جلد اول صفحہ ۱۴۰-۱۴۱، اکبر نامہ، جلد سوم، صفحہ ۲۴۲ عہد سلی کے ہندستان میں مدد معاش کی آراضی کے نظم و انتظام اور ان کی بابت دیگر معلومات کے لئے ملاحظہ کیجئے موز لینڈ، اگریرین سسٹم آف مسلم انڈیا، دہلی، ۱۹۶۱ء، صفحہ ۲۷۱، ۲۷۲، ۳۲، ۳۹، ۵۸، ۷۳، ۷۸، ۲۶۸-۲۶۹، عرفان حبیب، دی اگریرین سسٹم آف مغل انڈیا، نیویارک، ۱۹۶۳ء، صفحہ ۲۹۹، ۳۰۳۔

متعدد مثالیں اکبر کے دور میں ملتی ہیں۔ اس کے برخلاف بہت سے علماء بالخصوص جو مستحقین کی صف میں شامل تھے مدد معاش کی زمین معطلیہ کی ملک تصور کرتے تھے۔ یہ لوگ حکومت کی جانب سے اس طرح کی آراضی کی بازیابی کو ناروا کہتے تھے اور ان میں تصرفات کو معطلیہ کے مسلمہ حقوق میں دخل اندازی سے تعبیر کرتے تھے۔ ان علماء کے خیالات کی ترجمانی معاصر مؤرخ عبدالقادر بدایونی نے منتخب التواریخ میں متعدد مقام پر کی ہے، بالخصوص ان مواقع پر جہاں مؤرخ نے مدد معاش کی زمینوں کی بازیابی وغیرہ کے سلسلہ میں اکبر کے اقدامات کے خلاف شدید رد عمل کا اظہار کیا ہے۔ لیکن ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ علماء کا ایک دوسرا طبقہ اس خیال سے متفق نہ تھا۔ جیسا کہ شیخ جلال الدین کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ شیخ جلال الدین نے معاصر بادشاہ کے مذکورہ اقدامات کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے، البتہ ان علماء کو کھلے لفظوں میں ہدف تنقید بنایا ہے جو مدد معاش کی زمین پر معطلیہ کے حق ملکیت کے ثبوت کے قائل نہ تھے۔ بہر حال اس امکان سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مدد معاش کی زمینوں میں اکبر کے انتظامی تصرفات بھی شیخ جلال الدین کے رسالہ در بیع آراضی کی تالیف کے محرک ثابت ہوئے ہوں گے۔

لہ اکبر نے سب سے پہلے آراضی مدد معاش کی تحقیق کرائی اور اس کے نتیجہ میں غیر مستحق لوگوں سے یہ زمینیں واپس لے لی گئیں، اس کا دوسرا اقدام اس حکم کا اجراء تھا کہ سو بیگہ سے زائد حصوں کے پاس مدد معاش کی آراضی ہے اسے بحق سرکار ضبط کر لیا جائے (آئین اکبری، جلد اول ص ۱۲۱، بدایونی، دوم ص ۲۵) اس نے بعد میں ایک اور تصرف یہ پیدا کیا کہ ایک پرگنہ کی جملہ آراضی مدد معاش کو یکجا کرنے کا حکم دیا اور مزید براں مدد معاش پانے والوں کے لئے یہ لازم قرار دیا کہ وہ ان قریبات میں سکونت اختیار کریں جہاں ان کو یہ زمینیں دی گئی ہیں (اکبر نامہ، جلد سوم ص ۲۴، بدایونی، دوم، ص ۲۵۴)



شیخ جلال الدین کی بحث میں اس مقصد کی جھلک جا بجا نظر آتی ہے جس کے تحت یہ رسالہ تحریر کیا گیا تھا بلکہ یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ مؤلف نے بشریت کی روشنی میں آراضی ہند کی نوعیت کا انداز سے متعین کرنے کی کوشش کی ہے کہ ایک بنے بنائے سانچہ میں فٹ ہو جائے۔ ان سب کے باوجود یہ رسالہ اپنے موضوع پر منفرد ہے جس کی افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا اور آراضی ہند پر شیخ جلال الدین کی بحث سے جو فقہی تاریخی نکات سامنے آتے ہیں ان کی اہمیت بھی نظر انداز نہیں کی جاسکتی۔

## قرنِ اول کا ایک مدبر

ایک حوصلہ مند عرب مدبر کی زندگی کا تحقیقی جائزہ جس نے اہل بیت کی حمایت اور ان کی شہادت کے انتقام کی مہم چلا کر موالی اور غلاموں کو عربوں کے سیاسی و معاشی استبداد سے نکالنے کی تحریک اٹھا کر اور مذہبی بہروپ بھر کر پہلی صدی ہجری (ساتویں صدی عیسوی کے ربع ثالث) میں حکومت قائم کی تھی

ضخامت : ۱۲۴ صفحات

سائز :  $\frac{18 \times 22}{8}$

قیمت مجلد 6/- روپے

ندوة المصنفین . امروہا نازدہلی